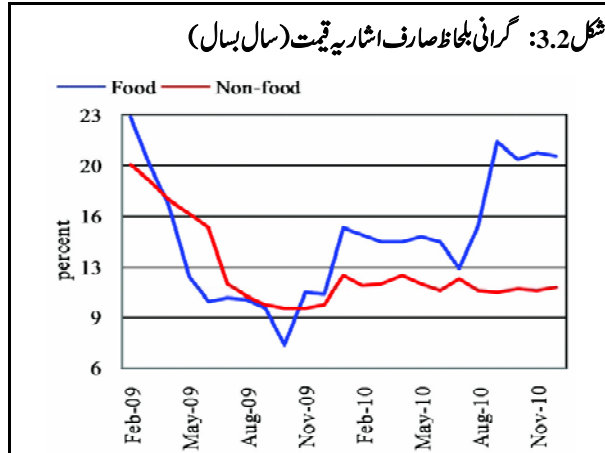
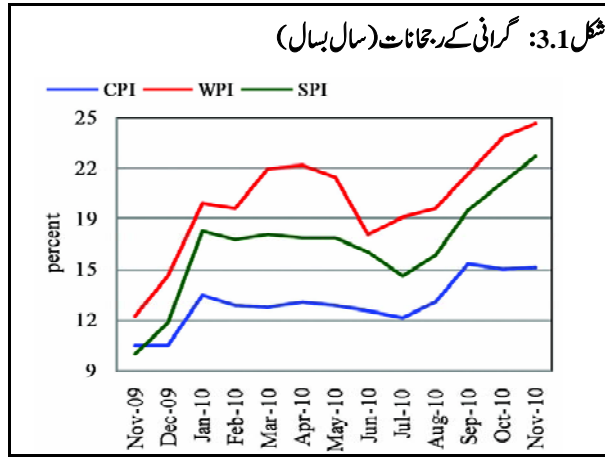


3 قیمتیں

3.1 عمومی جائزہ

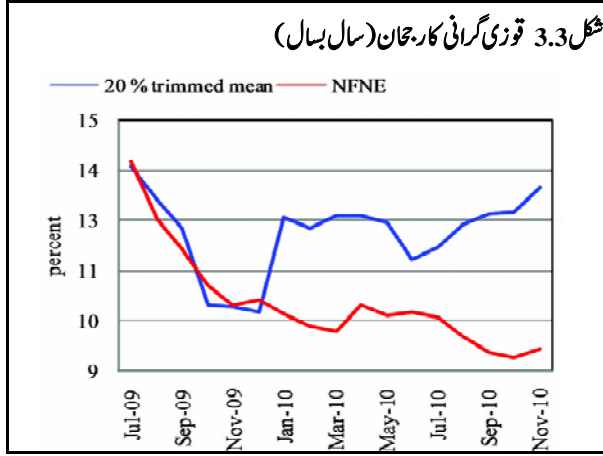
حالیہ مہینوں کے دوران معیشت میں گرانی کا دباؤ خاصا بڑھ گیا۔ قیمتوں کے تمام اشاریوں سے گرانی بڑھنے کا اظہار ہوتا ہے (دیکھئے شکل 3.1)۔ خاص طور پر عمومی صارف اشاریہ قیمت گرانی (سال بسال) ستمبر 2010ء میں 15.7 فیصد یعنی 17 ماہ کی بلند ترین سطح پر تھی تاہم دو ماہ بعد یہ گزر کر 15.5 فیصد ہو گئی۔ اسی طرح تھوک اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ سے ناپی جانے والی گرانی میں بھی م س 11ء کے ابتدائی چار ماہ کے دوران اضافہ ہوا۔ تھوک اشاریہ قیمت گرانی کی بڑھتی ہوئی رفتار خاص طور پر تشویشناک ہے کیونکہ یہ صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی کو بڑھا سکتی ہے جو کہ بصورت دیگر مستحکم رہتی ہے (دیکھئے شکل 3.2)۔

حالیہ مہینوں میں گرانی کا دباؤ بڑھانے میں یہ عوامل کارفرما رہے (الف) جلد خراب ہو جانے والی متعدد غذائی اشیاء کی رسد سیلاب اور بارشوں کے باعث گر گئی، (ب) اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے اثرات براہ راست منتقل ہوئے، (ج) ایندھن کے نرخ بڑھنے سے نقل و حمل کی لاگت



بڑھی جس کے بالواسطہ اثرات اجناس کی قیمتوں پر پڑے، (د) بجلی کے نرخوں میں اضافہ ہوا، اور (ہ) بعض بنیادی غذائی اجناس کی بیرونی طلب طاقتور رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑھی ہوئی سرکاری میزانیہ قرض گیری بالخصوص مرکزی بینک سے، نہ صرف مجموعی طلب میں اضافہ کر رہی ہے بلکہ گرانی کی روک تھام کے زری اقدامات کے اثرات بھی زائل کر رہی ہے۔

20 فیصد تراشیدہ اوسط سے ناپی جانے والی قومی گرانی بھی معیشت میں گرانی کا دباؤ بتدریج بڑھنے کا اشارہ کرتی ہے۔ قومی گرانی (20 فیصد



تراشیدہ اوسط) جون 2010ء میں سال بسال 11.7 فیصد تھی جو نومبر 2010ء میں سال بسال 13.4 فیصد تک آگئی۔ اس کے برعکس، صارف اشاریہ قیمت باسکٹ سے غذائی اور توانائی کی اشیا کو منہا کر کے ناپی جانے والی (غیر غذائی غیر توانائی) قوزی گرانہ اکتوبر 2010ء میں سال بسال 9.3 فیصد تک گر گئی جو کہ 31 ماہ کی پست ترین سطح ہے، تاہم اس صورتحال کو اطمینان بخش نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ اس سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ موجودہ گرانہ بنیادی طور پر غذا اور توانائی کی

گرانہ کا نتیجہ ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔ ابتدا میں غذا اور توانائی دونوں سے ہونے والی گرانہ عارضی دھچکا معلوم ہوتی تھی تاہم بدقسمتی سے ان دونوں نے گرانہ کی توقعات کو مستحکم کیا اور اجرتوں پر دباؤ اور پیداواری لاگت میں اضافہ کیا جس سے دورثانی کے طاقتور اثرات پڑے۔

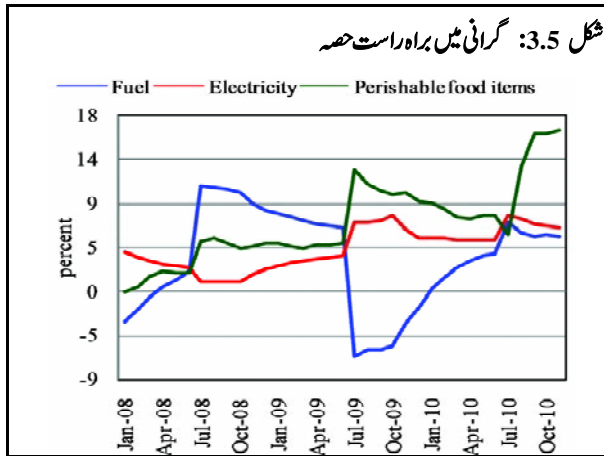
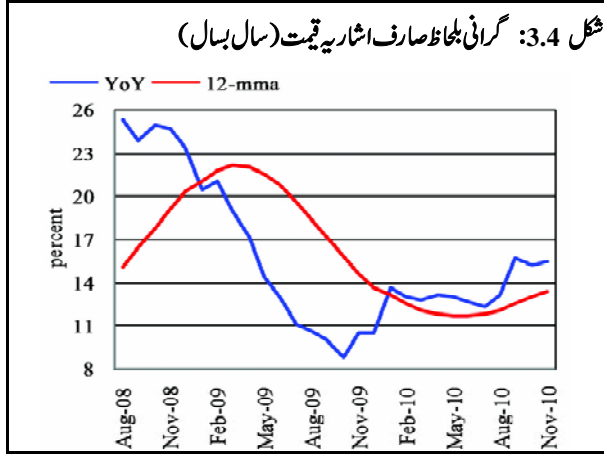
یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلد خراب ہو جانے والی غذائی اجناس کی قیمتوں کو سیلاب کے باعث جو عارضی دھچکا لگا تھا اس کے بیشتر اثرات اکتوبر 2010ء میں¹ دور ہو چکے ہیں اور بقیہ اثرات دسمبر 2010ء کے وسط تک ختم ہونے کی توقع ہے، تاہم قیمتوں میں اس عارضی اضافے کے ساتھ ساتھ شکر کی قیمتوں میں بھی بلند اضافہ ہوا جس نے تاجروں میں خصوصاً خوردہ فروشوں میں ناجائز نفع خوری کا رجحان پیدا کر دیا۔ ناجائز نفع خوری کا یہ رجحان گرانہ کی روک تھام میں بڑی رکاوٹ ہے، حالانکہ چھوٹی فصلوں کی رسد خاصی بہتر ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ مالیاتی خسارے کی مسلسل تسلیک سے بھی معیشت میں گرانہ کے دباؤ کو کمزور کر رہی ہے۔

اس تناظر میں اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں 30 نومبر 2010ء سے 50 پیسے پوائنٹس کا اضافہ کر دیا جو کہ مئی 11ء کے ابتدائی پانچ ماہ میں یکساں حجم کا تیسرا مسلسل اضافہ تھا۔² اس پالیسی موقف نے اگرچہ 2010ء کے دوران غیر غذائی گرانہ کو مستحکم کرنے میں مدد دی تاہم آر جی ایس ٹی کے نفاذ، روپے کی بتدریج کمزوری اور بجلی کے نرخوں میں مسلسل اضافے سے اگلے مہینوں کے دوران گرانہ کی توقعات بڑھ جائیں گی۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کو ان تبدیلیوں کے اثرات زائل اور دورثانی کے اثرات کم کرنے کے لیے مستعد رہنا ہوگا۔

صورتحال کا مثبت پہلو یہ ہے کہ مجوزہ آر جی ایس ٹی کے نفاذ سے مئی 11ء کے دوران مالیاتی استحکام کا امکان بڑھ جائے گا، تاہم مرکزی بینک سے متواتر میزانیہ قرض گیری مالیاتی اظہار یوں میں آنے والی کسی بھی بہتری کو زائل کر دے گی۔ یاد رہے کہ بیرونی توازن میں متوقع خرابی روپے کی مساویانہ حیثیت کمزور کر دے گی جس سے گرانہ کا دباؤ بھی بڑھ جائے گا۔ چنانچہ یہ درست ہے کہ زری سختی کا صرف ایک مقصد ہو سکتا ہے یعنی اقتصادی استحکام برقرار رکھنا، تاہم قیمتوں کے استحکام کے لیے لازمی شرط مالیاتی احتیاط ہے۔

¹ جلد خراب ہونے والی غذائی اجناس کے نرخ ستمبر 2010ء میں 53.9 فیصد بڑھے، نومبر 2010ء میں یہ رفتار 42.1 فیصد تک سست ہو گئی۔

² قبل ازیں اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ دو بار 50 پیسے پوائنٹس بڑھائے جو کہ 2 اگست 2010ء اور 30 ستمبر 2010ء سے نافذ العمل ہوئے۔



3.2 صارف اشاریہ قیمت

عمومی صارف اشاریہ قیمت گرانی م س 10ء کی دوسری ششماہی میں چلک دکھانے کے بعد م س 11ء کے ابتدائی چار ماہ میں اپنی ڈگر پر واپس آگئی (دیکھئے شکل 3.4)۔ نومبر 2010ء میں عمومی صارف اشاریہ قیمت گرانی سال بسال 15.5 فیصد تھی جو ستمبر 2010ء کی سطح 15.7 فیصد سے معمولی سی کم تاہم تشویشناک حد تک بلند ہے۔ صارف اشاریہ قیمت گرانی میں بڑی حد تک حالیہ اضافہ بڑھتی ہوئی غذائی گرانی کی وجہ سے ہوا۔ اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں اور بجلی پر زراعت میں بتدریج کمی کے ساتھ ساتھ ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ وہ اہم عوامل ہیں جو حالیہ مہینوں میں نمایاں طور پر بلند گرانی کا باعث بنے ہیں (دیکھئے شکل 3.5)۔ نیز اجناس کی عالمی قیمتیں رسدی مسائل، ابھرتی ہوئی معیشتوں کی طاقتور طلب اور ڈالر کی کمزوری کی بنا پر دوبارہ بڑھیں جس کے اثر سے متعدد اجناس کی ملکی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 40 فیصد سے

زائد غذائی گرانی سبزیوں، شکر اور ڈیری مصنوعات کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے جدول 3.1)۔ خاص طور پر جلد خراب ہونے والی غذائی اجناس کا مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرانی میں حصہ نومبر 2010ء میں سال بسال 16.5 فیصد تک جا پہنچا جو ستمبر 2004ء کے بعد سے بلند ترین ہے۔³ نقل و حمل کی بڑھی ہوئی لاگت بھی ان تمام اشیاء میں مشترک وجہ ہے تاہم ان کی قیمتیں بڑھنے کی اہم وجہ منڈی کے ساختی مسائل اور صارفین کی مؤثر تنظیموں کا نہ ہونا ہے۔ اگر سب لوگ اجتماعی کوشش کرتے ہوئے، کم از کم جلد خراب ہونے والی اجناس کا استعمال گھٹالیں تو تاثر طبقہ اپنا منافع کم کر کے معقول سطح پر لانے پر مجبور ہو سکتا ہے۔ سبزیوں اور پھلوں کے معاملے میں ذرائع ابلاغ اہم کردار اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ ان اشیاء کے تھوک نرخ ان اوقات میں نشر کریں جب زیادہ سے زیادہ ناظرین یا سامعین استفادہ کر رہے ہوں تاکہ صارفین نرخوں سے آگاہ ہوں اور خریدہ فروشوں کے سامنے ان کی سودا بازی بہتر ہو سکے۔

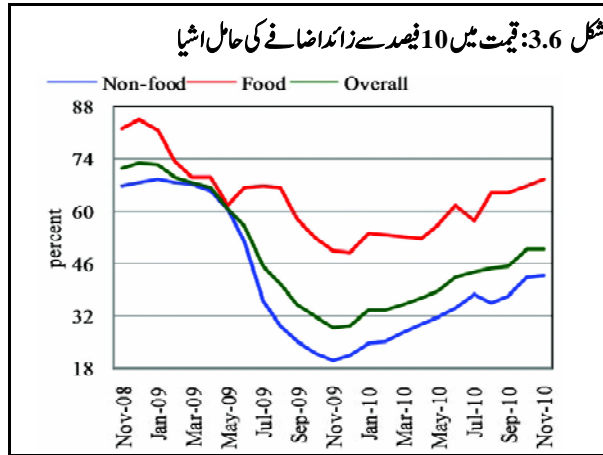
³ 'جلد خراب ہونے والی غذائی اجناس کے نرخوں میں م س 05ء کے دوران بڑے اضافے کی بڑی وجہ سابقہ بنیاد (base effect) کا کم ہونا تھا کیونکہ م س 04ء میں ان اجناس کی رسد کافی تھی جس سے قیمتیں خاصی گر گئی تھیں۔

جدول 3.1: غذائی گرانی میں ہوزن حصہ فیصد					
حصہ	مساوی سال برسا			وزن	
	نومبر 10ء	اکتوبر 10ء	نومبر 09ء		
بزیایاں	26.2	47.7	20.2	4.7507	
شکر	56.2	81.2	50.1	4.8255	
تازہ دودھ	18.1	15.3	14	16.5127	
گوشت	28.4	27.9	17.6	6.6881	
نباتی گھی	27.1	18.6	1.1	6.6115	
پیاز	167.7	65.1	14.2	1.4806	
پھل	19.9	21.3	19.3	4.0058	
دال مونگ	103.3	160.8	39	0.5528	
تیار کھانے	17.5	15.7	11.7	4.1726	
گندم کا آٹا	4.5	3.2	6.3	12.6723	
مجموعہ	78.1			62.2727	

ایک اہم پیش رفت یہ ہے کہ گرانی کا دباؤ اب زیادہ وسیع البند ہے۔ اس کی عکاسی اس طرح ہوتی ہے کہ حالیہ مہینوں میں غذائی اور غیر غذائی دونوں گروپوں کی ان اشیاء کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جن میں دو ہندسی گرانی آئی (دیکھئے شکل 3.6)۔

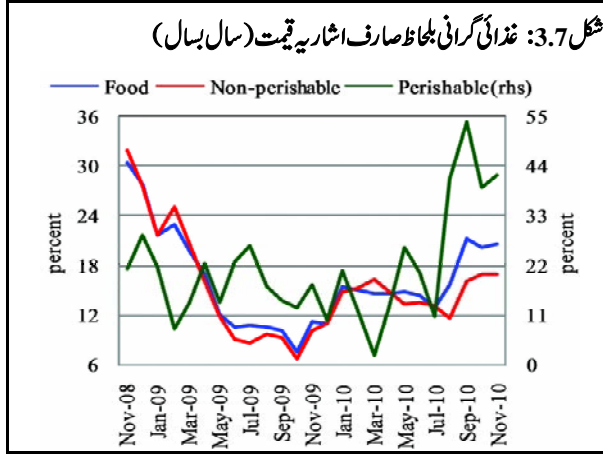
3.2.1 غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت ستمبر 2010ء میں 21.2 فیصد تک جا پہنچی جو 19 ماہ کی بلند ترین سطح ہے تاہم دو ماہ بعد وہ 20.5 فیصد پر آگئی۔ غذائی گرانی میں حالیہ اضافے کی اہم وجوہات یہ ہیں: (الف) سیلابوں اور بارشوں سے چھوٹی اور بعض بڑی فصلوں کو نقصانات ہوئے، (ب) شکر کی سٹہ باز آمد ذخیرہ اندوزی کی گئی، (ج) نقل و حمل کی لاگت بڑھ گئی، (د) بعض اجناس کی بیرونی طلب طاقتور ہو گئی، اور (ه) اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔

غذائی گروپ کا جلد خراب ہونے والے اور جلد خراب نہ ہونے والے دو اجزاء میں تقسیم کر کے تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غذائی گرانی عموماً ان میں سے مؤخر الذکر اجناس کی گرانی کے آس پاس حرکت کر رہی ہے (دیکھئے شکل 3.7)۔ تاہم



سیلاب کے نتیجے میں جلد خراب ہونے والے اجزاء کے نرخ تیزی سے بڑھ جانے سے غذائی گرانی کی ڈگر بھی بدل گئی۔ مستقبل میں امکان ہے کہ جلد خراب نہ ہونے والی اجناس کے نرخوں میں اضافہ ہوگا اگرچہ کم رفتار سے، اور جلد خراب ہونے والی اشیاء کی قیمتیں اعتدال پر آ جائیں گی چنانچہ سابقہ رجحان بحال ہو جائے گا یعنی غذائی گرانی اور جلد خراب نہ ہونے والی اجناس کی گرانی ساتھ ساتھ رہیں گی۔

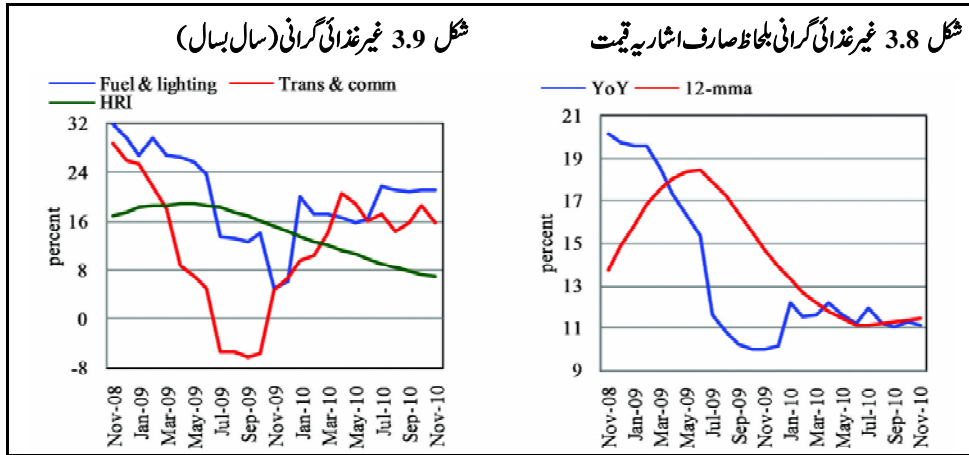
ملک میں رسد کی قلت ناکافی درآمد سے ہوئی اور اس کی وجہ شکر کے مختلف حجم کے درآمدی ٹینڈر کے لیے تین بین الاقوامی سپلائرز کی ناکامی تھی۔ اسی کے ساتھ ساتھ شکر کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھیں، مئی 11ء کے لیے گنے کی ملکی فصل اچھی نہ ہوئی اور سرکاری اداروں میں شکر کا ذخیرہ کم تھا چنانچہ شکر کے ملکی نرخ ریکارڈ بلندی پر جا پہنچے۔ نومبر 2010ء میں غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں صرف شکر کا حصہ 10.1 فیصد تھا۔ یہ منڈی کی



ساخت میں کمزوریوں کی علامت ہے جسے قواعد و ضوابط اور انتظامی اقدامات سے دور کیا جاسکتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر نجی شعبہ شکر کی درآمد میں حصہ لیتا تو مسابقت کا دباؤ اور کافی رسد شکر کے نرخ اس بلندی تک نہ پہنچنے دیتی۔

3.2.2 غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
 حالیہ مہینوں میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں معمولی سا رد و بدل ہوا ہے (دیکھئے شکل 3.8)۔ ایندھن و روشنی اور نقل و حمل و مواصلات جیسے

ذیلی اشاریوں میں حالیہ مہینوں میں نمایاں اضافے کے اثرات اشاریہ کرایہ مکان میں آنے والے اعتدال نے زائل کر دیے (دیکھئے شکل 3.9)۔



اشاریہ کرایہ مکان کا صارف اشاریہ قیمت کی اجناس باسکٹ میں سب سے زیادہ وزن ہے جو کہ نومبر 2010ء میں 6.9 فیصد ہو گیا اور یہ جولائی 2007ء کے بعد سے پست ترین شرح ہے۔ اشاریہ کرایہ مکان میں مسلسل کمی کا تعلق ملکی طلب میں تخفیف، سخت مسابقت کے باعث برآمدی طلب گرنے کے ساتھ ساتھ سیمنٹ کے نرخوں میں کمی اور عرب امارات میں تعمیراتی سرگرمیاں سست پڑنے سے ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف ایندھن اور بجلی کے سرکاری نرخوں میں اضافے سے ذیلی گروپوں نقل و حمل اور ایندھن و روشنی کی گرانی بڑھ گئی۔ عالمی منڈی میں خام تیل کے بلند نرخوں کے باعث ملک میں بھی پیٹرول، ڈیزل، اور مٹی کا تیل ساتھ ساتھ مہنگا ہو گیا۔ اسی طرح زراعت کے خاتمے کی حکومتی کوششوں سے بجلی کے نرخ بڑھ گئے۔ نیز م س 11ء کے وفاقی میزانیے میں برقی اشیا پر ایکسائز ڈیوٹی کے نفاذ سے ان کی قیمتیں بھی بڑھ گئیں چنانچہ ذیلی گروپ گھریلو اشیا میں اضافے کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ ان تمام عوامل کے مشترکہ اثر سے توانائی کی گرانی اکتوبر 2010ء میں 21.8

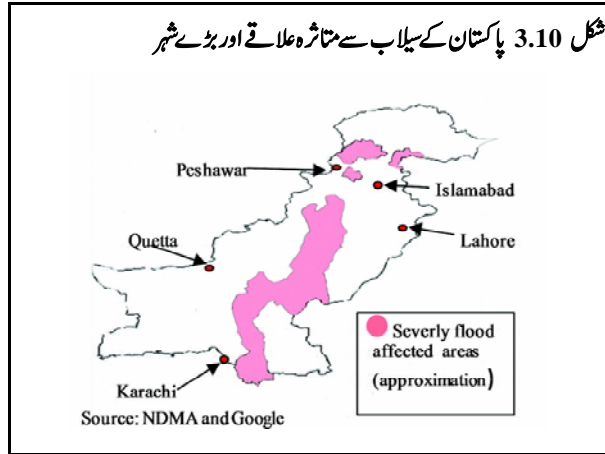
فیصد تک جا پہنچی جو فروری 2009ء کے بعد بلند ترین سطح ہے، بعد ازاں نومبر 2010ء میں کمی سے یہ 19.5 فیصد ہو گئی۔⁴

جدول 3.2: منتخب شہروں میں گرانی (سال ہمال) فیصد			
نمبر 10ء	اکتوبر 10ء	نمبر 09ء	
15.5	15.3	10.5	مجموعی ص ا ق
12.4	12.4	9.5	اسلام آباد
13.7	14.9	9.7	لاہور
14.5	13.9	9.7	کراچی
15.8	15	8.7	کوئٹہ
16.6	16.3	8.3	پشاور

3.2.3 گرانی بلحاظ شہر

وفاقی اور صوبائی دارالحکومتوں کے گرانی کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پشاور میں صارف اشاریہ قیمت گرانی مجموعی گرانی سے زائد رہی جبکہ دیگر دارالحکومتوں میں گرانی مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرانی سے کم رہی (دیکھئے جدول 3.2)۔ اس کا مطلب ہے کہ چھوٹے شہر گرانی کی حالیہ لہر سے زیادہ متاثر ہوئے جس کا سبب شاید یہ ہو کہ

بڑے شہروں میں رسد کی صورتحال ان سے بہتر ہے۔ اس کے علاوہ سیلاب سے جلد خراب ہونے والی غذائی اشیاء کی بڑے شہروں کو رسد متاثر نہیں ہوئی کیونکہ بڑے شہروں کو یہ رسد عموماً دور دراز نہیں بلکہ نواحی دیہی علاقوں سے کی جاتی ہے جو سیلاب سے زیادہ متاثر نہیں ہوئے (دیکھئے شکل 3.10)۔



3.2.4 گرانی کی آبادیاتی شرح

کم آمدنی والے گروپوں پر گرانی کا اثر بدستور سب سے زیادہ پڑا (دیکھئے جدول 3.3) کیونکہ حالیہ گرانی بنیادی طور پر غذائی اشیاء کے نرخوں سے بڑھی ہے اور کم آمدن گروپ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ غذائی اجناس پر خرچ کرتے ہیں۔ تاہم بلند ترین آمدنی گروپ کے لیے پست ترین غذائی گرانی بھی سال ہمال 19.6 فیصد ہے جو غیر اطمینان بخش سطح ہے۔

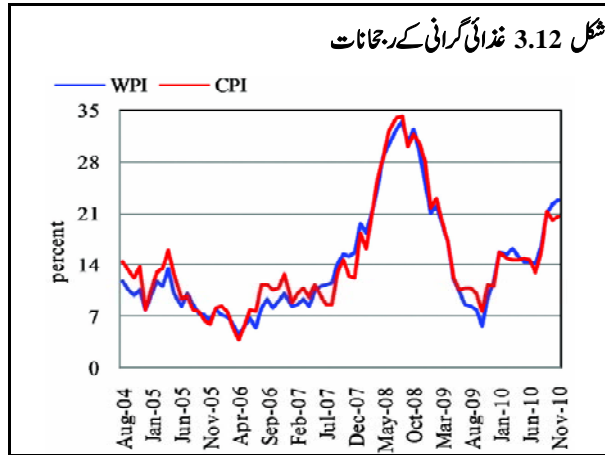
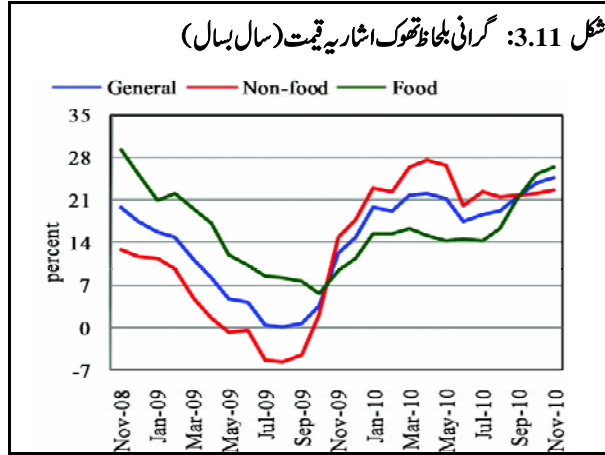
جدول 3.3: آمدنی کے اعتبار سے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال ہمال) فیصد											
3000 روپے تک			5000 تا 3001 روپے			12000 تا 5001 روپے			12000 روپے سے زائد		
نمبر 10ء	اکتوبر 10ء	نمبر 10ء	نمبر 10ء	اکتوبر 10ء	نمبر 10ء	نمبر 10ء	اکتوبر 10ء	نمبر 10ء	نمبر 10ء	اکتوبر 10ء	نمبر 10ء
17.4	16.5	17	17	16.3	17	16.3	15.7	16.1	14.8	14.8	14.5
22.2	21	21.8	21.8	20.7	21.7	21.4	20.1	20.8	20.7	19.7	19.6
11	10.6	11.1	11.1	10.8	11.1	11.1	11	11.2	11.1	11.8	11.3

⁴ پاکستان کا اشاریہ توانائی برائے اکتوبر 2010ء آئی ایم ایف کے انرجی انڈیکس سے تاپے گئے بین الاقوامی اشاریہ توانائی 17.7 فیصد سے بلند تھا۔

اسی طرح غیر غذائی گرامنی بھی بلند آمدنی والے گروپوں کے لیے بلند تر ہے کیونکہ ان کے بیشتر اخراجات غیر غذائی اشیاء پر ہوتے ہیں۔ توانائی کے نرخوں میں اضافہ ایندھن، بجلی اور گیس کی گرامنی سے ہوا جس کا بلند آمدن گروپوں پر سب سے زیادہ اثر پڑا (دیکھئے جدول 3.3)۔

3.3 تھوک اشاریہ قیمت

صارف اشاریہ قیمت گرامنی کے برعکس تھوک اشاریہ قیمت گرامنی میں حالیہ مہینوں کے دوران مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ نومبر 2010ء میں تھوک اشاریہ قیمت گرامنی بڑھ کر سال بسال 24.7 فیصد ہو گئی جو اکتوبر 2008ء کے بعد سے بلند ترین ہے (دیکھئے شکل 3.11)۔ اگرچہ اس میں غذائی اور غیر غذائی گروپوں دونوں کا حصہ ہے تاہم غیر غذائی گروپ کا حصہ نمایاں ہے۔ تھوک اشاریہ قیمت گرامنی بڑھنے کا سبب بعض زرعی اجناس کی رسد کا دباؤ ہے جن میں آگے آگے شکر اور سبزیاں ہیں، نیز اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ بھی ایک سبب ہے۔



غذائی گروپ میں پیاز، آلو، ٹماٹر اور سبزیوں کے نرخوں میں تیزی سے اضافہ ہوا جس کا سبب سیلاب اور ملکی رسد میں آنے والی رکاوٹیں ہیں۔ شکر کے نرخ قلیل رسد کے باعث نومبر 2010ء میں سال بسال 60 فیصد بڑھ گئے۔ اس کے علاوہ پام آئل، شکر، گندم، دالوں اور دیگر غذائی اجناس کی مستحکم عالمی قیمتوں نے بھی تھوک اشاریہ قیمت گرامنی کو بڑھایا۔ صارف

اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت، دونوں باسکٹوں میں غذائی گرامنی عام طور پر ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی ہے (دیکھئے شکل 3.12) چنانچہ صارف اشاریہ قیمت غذائی گرامنی میں کمی اور تھوک اشاریہ قیمت غذائی گرامنی بڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غذائی اشیاء کی بڑھی ہوئی قیمتوں کا کچھ نہ کچھ فائدہ خوردہ فروشوں نے حاصل کر لیا۔ ماضی کے جائزے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ دونوں گرامنیوں کی حرکت اگلے مہینوں میں یکساں سمت میں ہوگی۔

تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گروپ کے تمام ذیلی گروپوں، ماسوائے ایندھن و روشنی، میں نومبر 2010ء کے دوران گرامنی میں اضافہ دیکھا گیا (دیکھئے جدول 3.4)۔ خاص طور پر ذیلی گروپ خام مال میں سب سے بلند یعنی 70.7 فیصد سال بسال گرامنی دیکھی گئی۔ خام مال کے نرخوں میں یہ اضافہ بنیادی

جدول 3.4: تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گروپ	خام مال	اینڈھن، روٹی اور لیبر کیلینٹس	ایشیاسازی	تغیراتی سامان
جون 2010ء	50.5	12.6	19.5	13.2
جولائی 2010ء	54.6	15.7	22.2	7.5
اگست 2010ء	52.8	15.4	20.6	8
ستمبر 2010ء	58.3	13.3	21.5	10.5
اکتوبر 2010ء	65.8	14.7	25.7	15.5
نومبر 2010ء	70.7	12.8	28.4	18.9

طور پر کپاس، کپاس کے بیجوں اور گنے کی قیمت کی وجہ سے ہوا کیونکہ ایک طرف بین الاقوامی قیمتیں بڑھیں، اور سیلاب کی وجہ سے فصلوں کو ہونے والے نقصان نے بھی ملک میں ان چیزوں کی قلت کردی۔

اسی طرح ذیلی گروپ تغیراتی ساز و سامان میں گرانی جولائی 2010ء سے بڑھ رہی ہے۔ سینٹ کے نرخ اکتوبر 2009ء سے گر رہے تھے جو نومبر 2010ء کے

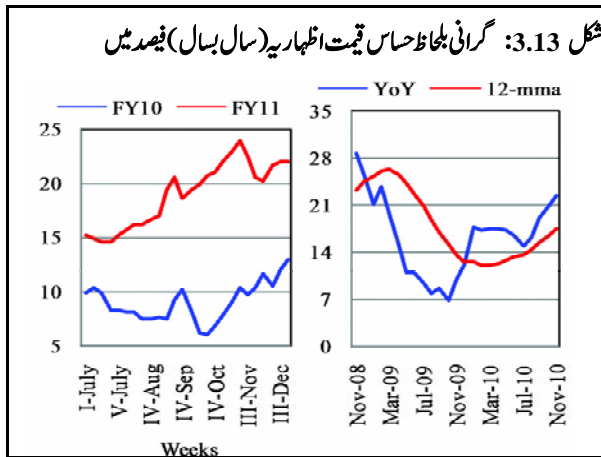
دوران 8.6 فیصد کی شرح سے دوبارہ بڑھنے لگے، نیز دیگر تغیراتی ساز و سامان خصوصاً فولادی سریے اور چادروں، پینٹس اور وارنش، اور تاروں اور کیبل کی بھی قیمتیں بڑھ گئیں۔ تغیراتی ساز و سامان کی گرانی بڑھنے کے رجحان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اشاریہ کرایہ مکان (جو صارف اشاریہ قیمت گرانی باسکٹ کا سب سے بڑا ذیلی گروپ ہے) میں کمی کارحجان م س 11ء کی تیسری سہ ماہی میں معکوس ہو جائے گا۔

ذیلی گروپ اینڈھن اور روٹی، اور لیبر کیلینٹس میں گرانی جو اینڈھن کی قیمتیں بڑھنے، بجلی کے نرخوں میں اضافے اور ساتھ ساتھ پٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے باعث اکتوبر 2010ء کے دوران بلند رہی نومبر 2010ء میں کسی حد تک کم ہو گئی۔ خام مال کے علاوہ نقل و حمل اور توانائی کے اضافی اخراجات نے ذیلی گروپ اشیاسازی کی گرانی کو بڑھا دیا جو نومبر 2010ء میں 28.4 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال اسی ماہ اضافہ 7.4 فیصد تھا۔

3.4 حساس قیمت اظہاریہ

صارف اشاریہ قیمت گرانی کے برعکس، جو اکتوبر 2010ء میں معمولی سی کم ہوئی، حساس قیمت اظہاریہ گرانی حالیہ مہینوں میں مسلسل بڑھتی رہی ہے۔ اس کی وجہ حساس قیمت اظہاریہ باسکٹ میں جلد خراب ہونے والی غذائی اشیاء کا غیر متناسب طور پر زائد حصہ ہے۔ نومبر 2010ء کے دوران حساس

قیمت اظہاریہ گرانی (سال بسال) 22.5 فیصد رہی جبکہ اکتوبر 2010ء میں یہ 20.9 فیصد اور نومبر 2009ء میں 10 فیصد تھی (دیکھئے شکل 3.13)۔



اسی طرح ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ (سال بسال) م س 11ء کے آغاز ہی سے خاصا مستحکم رہا ہے، یہ نومبر 2010ء کے دوسرے ہفتے میں 24 فیصد یعنی 90 ہفتے کی بلند ترین سطح تک جا پہنچا تاہم دسمبر 2010ء کے تیسرے ہفتے یہ 22 فیصد پر آ گیا۔